دیکھے اور ملے ہمارے دل ایک ساتھ دھڑکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے! [میاں انوار اللہ اسلام آباد]

{5} سانحہ ارتحال کی خبر پڑھ کر بہت ہی دکھ اور دلی صدمہ پہنچا۔ جامعہ ابوھریرہ میں مرحوم کے لیے خصوصی طور پر دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو نور سے منور کر دے اور جنت الفردوس نصیب فرما دے! (آمین)

عبدالقیوم حقانی/ سرپرست ماہنامہ القاسم نوشہرہ

{6} جامعہ دارالعلوم بلتستان کے اس رکن رکین کی وفات ایک غیر معمولی خلا ہے۔ وہ ایک ہمہ گیر شخصیت، متحرک قائد اور بے لوث خادم تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں چھپائے۔ (آمین)

(۱) ذوالنورین عبداللہ/ اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

(۲) حافظ ابراہیم خلیق / مدرس

{7} "موت سے کس کو رستگاری ہے آج وہ کل ہماری باری ہے"

اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی رہنا ہمارے ایمان کا تقاضا ہے، جس کے آگے انسان بے بس ہے اور اہل ایمان تو ہر حال میں راضی برضا رہتے ہیں۔ اسی التراث کے ذریعے قلبی تعلق آپ سے اور آپ کے رفقاء سے پیدا ہوا۔ ششماہی کے بعد سہ ماہی مجلہ التراث ان کے لیے صدقہ جاریہ رہے گا۔ رفع درجات کے لیے دعا گو:

عبداللہ بلوچ/ انچارج عبداللہ بن مسعودؓ لائبریری ضلع سانگھڑ سندھ

{8} مدیر التراث وفات پاگئے ہیں۔ بحوالہ ہفت روزہ اہلحدیث۔ إنا لله وإنا إليه راجعون۔ اللہ تعالیٰ دین حقہ کی آواز کو بلتستان کی وادیوں میں بلند و بالا رکھے۔

محمد یاسین/ عبدالرحمٰن اسلامک لائبریری ممتاز آباد ملتان

رفتی واز رفتن تو عالمے تاریک شد

{9} مرحوم مولانا کھرّی، صحافت، معیاری ادب، سچی سیاست اور مثالی خطابت کے مرد فرید تھے۔ رحمت الٰہی سے کبھی نسل انسانی میں منظم اور متحرک انسان کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ جو تاریخ انسانی کو تابندہ و درخشندہ اور اپنی قوم کو زندہ کر دیتا ہے۔ ان کی پُرخلوص محنت اور بے لوث خدمت ہی معاشرے میں منفرد مقام دلاتی ہے۔

مت سہل ہمیں جانو، پھرتا ہے فلک برسوں تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

مایوس صحرائی کرلیس

وحدت امت

تعارف وتاریخ اہل حدیث

قسط:۱

عبدالقہار سلفی، دارنیل

ہمارے ملک میں بعض علماء اہل حدیث کی طرف ایسے مسائل کی نسبت کرتے ہیں جن کا ثبوت نہ قرآن شریف سے ہوسکتا ہے اور نہ محمد ﷺ کی صحیح احادیث سے۔ ان میں سے بعض خلاف اجماع اور اکثر خود ساختہ ہوتے ہیں اور بعض اختلافی مسائل میں غلو اور افراط وتفریط سے کام لیتے ہیں، یہ راہ اعتدال کے خلاف ہے۔

''اہل حدیث'' وہی ہے جو ہر قول وفعل اور اعتقاد یعنی ہر شرعی مسئلے میں قرآن شریف اور رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث کے مطابق عمل کرے، اگر ان دونوں میں نہ ملے تو خیر القرون (یعنی صحابہ رضوان اللہ علیھم ،تابعین اور تبع تابعین رحمھم اللہ وغیرہ) کے اجماع پر عمل کرے۔ اگر ان میں بھی نہ ملے تو پھر کتاب وسنت سے استنباط شدہ قیاس صحیح پر عمل کرے۔

جب اہل حدیث کا عقیدہ یہ ہے تو جو مسائل قرآن یا احادیث صحیحہ کے خلاف ہوں ان کو اہل حدیث کی طرف نسبت کرنا بالکل غلط اور افتراء ہے۔ اور مختلف فیہ مسائل میں متقدم محققین اور محدثین کی تشریحات کو چھوڑ کر متاخرین کی تأویلات کو لینا اور دوسروں کو بدنام کرنا راہِ انصاف سے دور کی بات ہے۔

آج کل بعض مسلمان خصوصاً بعض علماء بھی قرآن اور احادیث صحیحہ پر عمل کرنے والوں کو ''نیا فرقہ، نیا مذہب'' اور ''انگریز کی پیداوار'' وغیرہ اسماء سے یاد کرتے ہیں۔ اور پھر اس سے متجاوز ہوکر چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کی تقلید نہ کرنے والوں کو ''خارج از اسلام'' وغیرہ القاب سے نوازتے ہیں۔

مندرجہ ذیل سطور میں چند باتوں کی طرف اجمالاً اشارہ کرنا مقصود ہے: (۱) قرآن مجید اور احادیث صحیحہ پر عمل کب سے جاری ہے؟ (۲) تدوین حدیث اور تدوین فقہ کب سے ہوئی؟ (۳) تقلید شخصی جامد کب سے شروع ہوئی ہے؟ (۴) مذاہب اربعہ داخل اسلام، باقی خارج از اسلام کب سے ہوئے؟ (۵) برصغیر میں قرآن اور صحیح احادیث پر عمل کرنے والے کب آئے اور کہاں سے آئے؟ (۶) دیوبندی، بریلوی اور پنج پیری وغیرہ فرقے کب سے بنے؟

برادران ملت! گزارش ہے کہ خلوص دل سے، ضد اور تعصب سے ہٹ کر، اصلاحی نقطہ نظر سے، انصاف کے پیش نظر غور وفکر کرو اور قدیم وجدید کا جائزہ لو۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضوان اللہ علیھم اجمعین کا دور تقریباً ۱۰۰ھ تک رہا۔ وہ سب کے سب وحی الٰہی قرآن اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث پر عمل کرتے تھے۔

پہلی صدی میں اسلام کے مخلص پروانے وشیدائی لاکھوں کی تعداد میں تھے۔

اب ان کی نسبت چند سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ **پہلا سوال**: وہ لوگ کس امام کے مقلد تھے اور کس امام کی نسبت سے پکارے جاتے تھے؟ کیا وہ مسلمان حنفی، شافعی، حنبلی یا مالکی تھے؟ **دوسرا سوال**: کیا ان ائمہؒ کے علٰحیدہ علٰحیدہ مذاہب اس وقت رائج تھے؟ **تیسرا سوال**: پہلی صدی کی مسلمان امت یعنی رسول اللہ ﷺ خلفاء راشدینؓ اور دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم صرف قرآن اور احادیث صحیحہ پر عمل کرتے تھے۔ تو کیا بقول ان بعض علماء کے وہ خارج از اسلام اور انگریز کی پیداوار تھے؟ ان تینوں سوالات کا جواب لازماً نفی میں ہوگا، کیونکہ پہلی صدی میں ائمہ اربعہ کا نام ونشان ہی نہ تھا۔ ایسی صورت میں یہ بات مسلمہ ہوگئی کہ تقلید شخصی ونسبت ائمہ اربعہ اور مذاہب ائمہ کا پہلی صدی میں وجود نہ تھا۔ اس کی تصدیق روزِ روشن کی طرح ولادت ائمہ سے ظاہر ہوتی ہے کیونکہ امام ابوحنیفہؒ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور امام مالکؒ ۹۳ھ میں امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ دوسری صدی میں پیدا ہوئے ہیں۔ پس ایسے بے بنیاد الزام لگانے والوں کو توبہ کرنا اور اس طرح کی گستاخی سے باز آجانا چاہیے۔

مذکورہ تفصیل سے صاف ظاہر ہے کہ اسلام نام ہے قرآن وحدیث پر عمل کرنے کا، اور اسلام نام ہے **قال الله** اور **قال الرسول** ﷺ کا، اور اسلام محدود ہے قرآن وحدیث کے دائرہ میں۔ اور اسلام مکمل دین ہے، اس میں کمی اور زیادتی کی کوئی گنجائش نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿**اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الإسلام دينا**﴾[المائدہ ۳] ''آج میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور میں نے اسلام کو تمہارے لیے بطور دین پسند کیا ہے۔''

اس آیت کریمہ کی موجودگی میں کسی مسلمان امتی کو ہرگز یہ حق حاصل نہیں ہوتا کہ اسلام میں کوئی نئی چیز ''جائز'' کہہ کر داخل کرے یا کوئی چیز ''ناجائز'' کہہ کر خارج کرے یا کسی چیز کی کمی سمجھ کر ''اضافہ'' کرے یا کسی چیز کو زیادہ سمجھ کر ''کم'' کرے۔ جو کوئی اسلام میں اس قسم کی دخل اندازی کرے گا وہ اس آیت کریمہ کا انکاری ہوگا۔ ایسے انکاری لوگوں کا روزِ قیامت کیا حشر ہوگا! غور کریں۔

اور نبی علیہ الصلاۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی امت میں (۷۱) فرقے بن گئے تھے اور عیسیٰ علیہ السلام کی امت (۷۲) فرقوں میں بٹ گئی تھی اور میری امت میں (۷۳) فرقے ہوں گے اور ایک فریق کے علاوہ سب کے سب جہنمی ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! وہ ایک جماعت کون ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''**ما أنا عليه وأصحابي**'' [ترمذی الإيمان باب ۱۸ افتراق الأمة ح ۲٦٤١ عن عبد الله بن

عمرو ٥/٢٦ وحسنه الألباني] ''جس راہ پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔'' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنت کا راستہ صرف قرآن پاک اور رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ کی پیروی ہے۔ اگر کوئی انسان قرآن اور احادیث صحیحہ کے خلاف کسی انسان کے طریقے یا اس کے وضع کردہ اصول اور قواعد کو ترجیح دیتا ہے اور نصوص میں بلاضرورتِ شرعی تأویلات کرتا ہے تو وہ جنت والوں کے راستے پر چلنے والا نہیں ہے۔

پہلی صدی کا اجمالی نقشہ

دور نبی ﷺ اور دور خلفاء راشدین :

دور نبوی مکی (۱۳) سال اور مدنی (۱۰) سال کل: (۲۳) سال ہے۔

خلافت ابوبکر الصدیقؓ ۱۱ھ تا ۱۳ھ (۲ سال ۳ ماہ ۱۹ دن)

خلافت فاروق اعظمؓ ۱۳ھ تا ۲۳ھ (۱۰ سال ٦ ماہ ۸ دن)

خلافت عثمان غنیؓ ۲۳ھ تا ۳۵ھ (۱۱ سال ۱۱ ماہ ۹ دن)

خلافت علی المرتضیٰؓ ۳۵ھ تا ۴۰ھ (۴ سال ۹ ماہ ۷ دن)

(خلافت حسن مجتبیٰؓ ۴۰ھ تا عام الجماعۃ) (٦ ماہ ۴ دن)

کل دور خلفاء راشدین: (۳۰ سال) ☆

دور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین:

۴۰ھ تا ۱۰۰ھ تقریباً ساٹھ سال تک صحابہ کرام کا زمانہ رہا، پہلی صدی کے آخری صحابہ کرام کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ مدینہ میں آخری صحابی حضرت سہل بن سعد نےؓ باختلاف روایات ۸۸ھ یا ۹۴ھ میں ۱۰۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔

☆ نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' خلافة النبوة ثلاثون سنة ثم يؤتى الله الملك من يشآء '' نبوت کی جانشینی تیس سال تک چلے گی، پھر اللہ جسے چاہے بادشاہت عطا فرمائے گا۔ [ابو داود السنة باب ۹ في الخلفاء ح ٤٦٤٦ ، الترمذي الفتن باب ٤٨ في الخلافة ح٢٢٢٦ وحسنه ، النسائي في الكبرىٰ المناقب]

اس حدیث کی بنا پر حضرت حسنؓ کے چھ ماہ بھی خلافت راشدہ میں شامل ہیں۔ ہمیں اختصاراً اس کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ (ابو محمد)